© rasailojaraid.com

ادارہ

مجلس احرار اسلام پاکستان کی سرگرمیاں

اخبار الاحرار

تحفظ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر:

چناب نگر (۳۱ رمارچ) تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے دس ہزار شہداء کی یاد میں مجلس احرار اسلام پاکستان اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ دوروزہ ''ختم نبوت کانفرنس'' چناب نگر کی جامع مسجد احرار میں ہوئی۔ کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے فرزند اور مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا کہ تحریک پاکستان اور تحریک ختم نبوت کے شہداء کے مشن کی تکمیل کا ایک ہی راستہ ہے کہ پاکستان کے مقصدِ قیام کے تقاضے پورے کیے جائیں اور اسلام کو بطور نظامِ حیات نافذ کر دیا جائے۔ جو لوگ امریکی ایجنڈے اور کفریہ نظام ہائے ریاست وسیاست یا پھر لادینیت اور سیکولرازم کے فروغ کے لیے کوشاں ہیں۔ وہ شہداء پاکستان اور شہداء ختم نبوت کی ارواح سے غداری کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ مجلس احرار اسلام علماء حق کی روایات کو نامساعد حالات کے باوجود زندہ رکھے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آخری فتح اہل حق کی ہوگی۔ اس دھرتی کے دشمن اور ختم نبوت کے منکرین پوری دنیا میں رسوا ہوں گے۔ انھوں نے کہا کہ قادیانیت کا فتنہ برطانوی سامراج کا پیدا کردہ ہے۔ انگریز نے مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے اور جذبۂ جہاد کی روح کو مٹانے کے لیے مرزا قادیانی کو کھڑا کیا اور اس کو مسلمانوں کا ہی ایک فرقہ ثابت کرنے کے لیے سامراجی قوتوں نے پوری طاقت صرف کی۔ علامہ اقبال مرحوم، مولانا سید انور محمد انور شاہ کشمیری مرحوم نے عقیدۂ ختم نبوت پر ضرب کاری لگانے والوں کا علمی تعاقب کیا۔ مجلس احرار اسلام نے متحدہ ہندوستان میں قادیان میں جنم لینے والے اس خطرناک فتنے کی تباہ کاریوں سے امت مسلمہ کو بچانے کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ تمام مکاتبِ فکر کو تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر متحد کر کے انگریز سامراج کی خطرناک سازش کو ناکام بنا دیا۔ مجلس احرار اسلام کے سیکرٹری جنرل پروفیسر خالد شبیر احمد نے کہا کہ موجودہ حکمرانوں نے پاکستان کو مسائلستان بنا کے رکھ دیا ہے۔ مختلف مسائل نے پاکستان کو گھیر رکھا ہے۔ سیاست تجارت بن چکی ہے۔ معاشرہ قتل وغارت گری کا شکار ہے۔ انھوں نے کہا کہ اسلام آباد کے جامعہ حفصہ کا مسئلہ بگاڑنے میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔ قادیانی اس ملک میں فرقہ وارانہ جنگ کو بھڑکانے کے لیے بے پناہ دولت خرچ کر رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ موجودہ حکمران اور کئی سیاست دان درپردہ فتنۂ ارتداد مرزائیہ کی خطرناک سازشوں کا شکار ہیں۔ ربوہ سازشوں کا گڑھ ہے۔ ملک میں شیعہ سنی فسادات قادیانی کروا رہے ہیں۔ اگر حکومت سنجیدگی سے انکوائری کرائے تو یہ بات پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گی کہ مذہبی وسیاسی سیکٹرز اور ذرائع ابلاغ کے کئی اہم اداروں میں قادیانی براجمان ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک تمام طبقات کے مثالی اتحاد کی وجہ سے آگے بڑھ رہی ہے اور قادیانی گروہ کا پوری دنیا میں بوریا بستر گول ہو رہا ہے۔ مولانا سید محمد اسعد شاہ ہمدانی نے کہا کہ ۱۹۵۳ء کی مقدس تحریک میں دس ہزار نہتے مسلمانوں کے سینے گولیوں سے چھلنی کرنے والے ناکام ہوئے اور بخاری کے روحانی فرزند کامیاب رہے کہ ۱۹۷۴ء میں لاہوری وقادیانی مرزائیوں کو اسمبلی نے متفقہ طور پر اقلیت قرار دیا اور ۱۹۸۴ء میں قادیانیوں کو اسلام کا ٹائٹل استعمال کرنے سے روک دیا گیا۔ جب کہ موجودہ حکمران امتناع قادیانیت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قوانین کو غیر مؤثر کرنے کے لیے مکروہ عزائم رکھتے ہیں۔ شہداء ختم نبوت کے وارث ناموس رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اسی طرح دفاع کریں گے۔ جس طرح جنگ یمامہ اور شہداء ختم نبوت نے کیا تھا۔ مولانا فقیر اللہ، مولانا عبدالرزاق، مولانا کریم اللہ، قاری محمد اصغر عثمانی، قاری محمد یوسف احرار، میاں محمد اویس اور متعدد دیگر مقررین نے خطاب کرتے ہوئے اس عزم کا اعادہ کیا کہ فتنۂ قادیانیت کے خلاف مجلس احرار اسلام اپنا بھرپور کردار ادا کرے گی۔ مقررین نے کہا کہ حدود آرڈیننس کا حقوق نسواں سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اصل میں زنا کو جرائم کی فہرست سے نکال کر حقوق کی فہرست میں شامل کرنا ہی زنا کو قانونی تحفظ دینے کی کوشش ہے۔ جسے اسلامیانِ پاکستان اور تمام مکاتبِ فکر مسترد کر چکے ہیں۔ کانفرنس کے کئی دیگر مقررین نے کہا کہ عدل وانصاف کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ چیف جسٹس آف پاکستان خود اعلیٰ عدالتی کونسل کے سامنے پیش ہیں۔ اختتامی اجتماع کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا صاحبزادہ عزیز احمد (خانقاہ سراجیہ کندیاں) نے کی۔ کانفرنس کے بعد حسب روایت فقید المثال جلوس بھی نکالا گیا۔ تفصیلات کے مطابق سالانہ شہداء ختم نبوت کانفرنس کی آخری نشستوں سے پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی، قاضی محمد ارشد الحسینی (اٹک)، رفیق امیر شریعت مولانا مجاہد الحسینی، مولانا عبدالرشید انصاری (کراچی)، مولانا عزیز الرحمٰن خورشید (بھیرہ)، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان کے امیر مولانا محمد الیاس چنیوٹی، مولانا ملک خلیل احمد (چنیوٹ)، ماہنامہ ”نقیبِ ختم نبوت“ کے مدیر سید محمد کفیل بخاری مجلس احرار اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ، قاری محمد یوسف احرار (لاہور)، میاں محمد اویس، مولانا محمد اسحاق ظفر (لیہ)، خطیبِ احرار مولانا محمد مغیرہ، حافظ محمد اکرم احرار (میلسی)، شیخ حسین اختر لدھیانوی (ملتان) سمیت متعدد دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا۔ مولانا زاہد الراشدی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی کفریہ ایجنڈے اور امریکی مطالبے پر آئین پاکستان کی اسلامی دفعات کو ختم کرنے پر کام ہو رہا ہے۔ حدود آرڈیننس بھی اسی ایجنڈے کا حصہ ہے۔ اسلامی تعلیمات کو مسخ کیا جا رہا ہے۔ سرکاری لیگ کے سیکرٹری جنرل مشاہد حسین سید پیرس میں قانون تحفظ ناموسِ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو آئندہ الیکشن کے بعد ختم کرنے کا کہہ چکے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کو اللہ کی بجائے اپوزیشن کا زیادہ ڈر ہے کہ کہیں شور نہ مچا دے۔ انھوں نے کہا کہ امریکی وزارت خارجہ حدود آرڈیننس کے بعد قانون تحفظ ناموس رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قانون تحفظ ختم نبوت کو ختم کرنے کے لیے اسلام آباد رابطے میں ہے اور مسلسل دباؤ بڑھایا جا رہا ہے اور مطالبات کی فہرست بتدریج بڑھتی جا رہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ ملک کا دستور اسلام کے خلاف قانون سازی کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ اسلامی احکامات کے خلاف قانون بنانے اور نافذ کرنے والے اپنے اختیارات سے مجرمانہ تجاوز کر رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ شہداء ختم نبوت کا خون اور قربانی ہمیں اپنے مقصد سے پیچھے نہیں ہٹنے دیتی۔ انھوں نے کہا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ حکمرانوں کی مرضی کی سفارشات مرتب کر کے اس کو اسلامی سفارشات قرار دے۔ انھوں نے کہا کہ ملک کے نئے قائم مقام چیف جسٹس رانا بھگوان داس پر بعض حلقوں کے تحفظات جائز اور درست ہیں تاہم موجودہ عدالتی بحران کے حل میں ان کے کردار کو اساسی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ انھوں نے کہا کہ یہ درست ہے کہ ملک کے دستور میں کسی غیر مسلم جج کے چیف جسٹس بننے پر کوئی رکاوٹ نہیں ہے لیکن اس کے باوجود اصولی طور پر کسی غیر مسلم کا ملک کی عدالت عظمیٰ کا سربراہ بننا بہرحال محل نظر ہے اور موجودہ حالات میں یہ اصولی اعتراض اور بھی قابل توجہ ہو جاتا ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کا چیف جسٹس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عدالت عظمٰی کے اُس شریعت اپیلٹ بنچ کا بھی سربراہ ہوتا ہے جو وفاقی شرعی عدالت کے فیصلوں کے خلاف اپیلوں کی سماعت کرتا ہے اور جسے اسلامی احکام وقوانین کی بنیاد پر فیصلے کرنا ہوتے ہیں۔ اس صورت میں جہاں قرآن وسنت کی تشریح وتعبیر کا اختیار ایک غیر مسلم جج کے ہاتھ میں دے دینا شرعی اصولوں کے مطابق درست نظر نہیں آتا۔ وہاں یہ اس جج کے ساتھ بھی زیادتی ہے کہ اسے اس کے ایمان وعقیدہ کے خلاف کسی دوسرے مذہب کے مطابق جس پر وہ یقین نہیں رکھتا کو فیصلے کرنے کا پابند بنایا جائے۔ قاضی محمد ارشد الحسینی نے کہا کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے تحفظ ختم نبوت اور سامراج دشمنی کے جو بیج بوئے تھے، ہمارے لیے خوشی کا باعث ہے کہ مجلس احرار اس مشن کو زندہ رکھے ہوئے ہے۔ انھوں نے کہا کہ قادیانیوں سمیت کسی فتنے کو دین میں رخنہ ڈالنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ انھوں نے کہا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور پوری امت کے سردار ہیں اور ختم نبوت کے عقیدے میں تشکیک پیدا کرنے والے مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ایسے فتنوں کا تعاقب جہاد ہے اور جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ مولانا مجاہد الحسینی نے کہا کہ حضرت امیر شریعت اور اکابر احرار کی صحبت ورفاقت نے انگریز اور کافرانہ نظام کے باغی پیدا کیے جب کہ مرزا غلام قادیانی نے انگریز اور اس کی حکومت کے وفادار اور تنخواہ دار پیدا کیے۔ انھوں نے کہا کہ تحریک کشمیر ۱۹۴۸ء میں نہیں ۱۹۳۵ء میں مجلس احرار نے شروع کی تھی۔ تاریخ کے نام پر نہ جانے کیا کچھ لکھا اور چھاپا جارہا ہے۔ مسئلہ کشمیر کو مرزائیوں اور موسیو ظفر اللہ خان نے خراب کیا۔ مسئلہ فلسطین پر کانفرنس ۱۹۴۸ء میں مجلس احرار نے کی اور دنیا کو جگایا۔ انھوں نے کہا کہ مجلس احرار نے قیامِ پاکستان کی نہیں، تقسیم کے فارمولے کی مخالفت کی تھی اور حالات نے علماء حق اور اکابر احرار کے مؤقف وبصیرت کو سچ کر دکھایا۔ پاکستان بنانے والوں نے پاکستان اپنے ہاتھوں سے توڑا اور ملکی دولت کو لوٹا۔ انھوں نے کہا کہ قائد اعظم نے انتقال سے پہلے وصیت کی کہ میرا جنازہ مولانا شبیر احمد عثمانی پڑھائیں جب کہ وزیر خارجہ موسیو ظفر اللہ خاں قائد اعظم کا جنازہ پڑھنے کی بجائے الگ کھڑا ہو گیا۔ انھوں نے کہا کہ ”الرشید ٹرسٹ“ اور ”الاختر ٹرسٹ“ جیسے اداروں پر اقوام متحدہ کی طرف سے پابندی کی قرارداد صرف دینی ادارے ہونے کی وجہ سے پاس کی گئی ہے۔ جسے ہم کلیتاً مسترد کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ دینی مدارس کا معاملہ خراب کرنے میں وزارت مذہبی امور کا کلیدی کردار ہے۔ انھوں نے کہا کہ احرار کا پیغام یہ ہے کہ علماء حکمرانوں اور وڈیروں کے در پر حاضری دینا ترک کر دیں اور اپنے مقام ومنصب کا حقیقی ادراک کریں۔ مولانا عبدالرشید انصاری (کراچی) نے کہا کہ قادیانیوں نے ایک ایسے شخص کی اتباع کی ہے جو جھوٹی نبوت، کفر وضلالت وگمراہی کا داعی ہے۔ امام الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شانِ ختم المرسلینی کا منکر اور اس کے ماننے والے پوری ملت اسلامیہ کے متفقہ فیصلہ کے مطابق دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مولانا محمد الیاس چنیوٹی نے کہا کہ مجلس احرار اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی مسلسل جدوجہد کی وجہ سے فتنۂ قادیانیت پوری دنیا میں رسوا ہو کر اپنے منطقی انجام کی طرف پہنچ رہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ مرزا غلام قادیانی کو اس کی تحریروں کے آئینے میں دیکھا جائے تو وہ ایک شریف انسان کہلوانے کا بھی حق دار نہیں۔ اس نے گمراہی کو فروغ دیا اور انگریز کے مفادات کے لیے کام کیا۔ مولانا عزیز الرحمٰن خورشید نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت ہمارے ایمان کی بنیاد ہے۔ مجلس احرار اسلام تحفظ ختم نبوت کے مشن کو ہر قیمت پر جاری رکھے گی۔ اسلام کے خلاف سب سے بڑی سازش قادیانیت کا وجود ہے۔ مسلمان پوری دنیا میں اس کے سدباب کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ مولانا ملک خلیل احمد نے کہا کہ ختم نبوت کے عقیدہ کے تحفظ کے لیے سب سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زیادہ قربانیاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے دیں۔۱۹۵۳ء میں دس ہزار مسلمانوں کی قربانیوں کے صدقے ۱۹۷۴ء میں مرزائی اسمبلی کے فلور پر غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔بعض طاقتیں قانون کی اس شق کو ختم کرانا چاہتی ہیں۔ہم ۱۹۵۳ء کے شہداء کی طرح اپنا خون دے کر عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے قانون کا دفاع کریں گے۔مولانا محمد عابد مسعود ڈوگر نے کہا کہ زلزلہ سے متاثرہ علاقوں اور شمالی علاقہ جات میں غیر ملکی این جی اوز اور ہیومنٹی فرسٹ جیسی قادیانی تنظیموں کے ذریعے ملکی سلامتی اور عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف بڑا خطرناک کھیل کھیلا جارہا ہے۔عالمی اداروں کی ٹیمیں نوجوانوں کو فوکس کر کے گمراہی اور ارتداد پھیلا رہی ہیں اور حکومت پاکستان اُن کے لیے آسانیاں پیدا کر رہی ہے۔جب کہ خالص انسانی بنیادوں پر کام کرنے والے اداروں پر پابندیاں لگائی جارہی ہیں۔کانفرنس کی آخری نشست ظہر کی نماز تک جاری رہی۔جب کہ بعد نماز ظہر فرزندانِ توحید، مجاہدین ختم نبوت اور سرخ پوشانِ احرار کا منظّم اور فقید المثال جلوس جامع مسجد احرار نزد ڈگری کالج سے کلمہ طیبہ اور درود پاک کا ورد کرتے ہوئے قائد احرار سید عطاء المہیمن بخاری، پروفیسر خالد شبیر احمد، سید محمد کفیل بخاری، مولانا محمد مغیرہ، عبداللطیف خالد چیمہ، میاں محمد اویس، صوفی غلام رسول نیازی اور متعدد دیگر رہنمایانِ احرار و ختم نبوت اور علماء کرام کی قیادت میں روانہ ہوا۔جلوس کے شرکاء نے سرخ قمیصیں پہن رکھی تھیں اور احرار کے سرخ ہلالی پرچم کثرت کے ساتھ تھام رکھے تھے۔پولیس کی بھاری نفری پولیس حکام کی نگرانی میں ساتھ ساتھ تھی۔سادہ کپڑوں میں سرکاری اہلکار بھی موجود تھے۔احرار گارڈز اور تحریک طلباء اسلام کے نوجوانوں نے بھی سیکورٹی کے انتظامات سنبھال رکھے تھے۔شرکاء جلوس پورے وقار کے ساتھ چناب نگر کے مختلف بازاروں سے ہوتے ہوئے جب مرکزی اقصیٰ چوک پہنچے تو عجیب سماں تھا۔جلوس ایک بہت بڑے جلسہ عام کی شکل اختیار کر گیا۔جہاں سید محمد کفیل بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہماری پر امن جدوجہد دین واخلاق کی دعوت دینا ہے اور فتنۂ ارتداد مرزائیہ پر اتمام حجت کرنی ہے۔انھوں نے کہا کہ جو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے جھنڈے تلے آجائے گا' وہ حق وصداقت کا پیامبر بن جائے گا اور امن میں آجائے گا۔انھوں نے کہا کہ ہم اخلاقِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مظاہرہ کریں گے اور گالی گلوچ کے جواب میں حسن اخلاق کا درس دیں گے۔انھوں نے کہا کہ ہم قادیانیوں کے خیر خواہ ہیں کہ وہ مرزا قادیانی کی جھوٹی تعلیمات کے دھوکے سے باہر نکلیں اور مسلمان ہوجائیں۔مولانا محمد مغیرہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم مرزائیوں کو صراطِ مستقیم پر لانے کے لیے یہ جلوس نکالتے ہیں۔مرزائیوں سے ہمارا کوئی ذاتی جھگڑا نہیں۔ہم مرزائیوں کو دعوت دیتے ہیں کہ جناب محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آجائیں تاکہ روزِ قیامت وہ شفاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مستحق قرار پائیں۔یہ ملک اسلام کے نفاذ کے نام پر وجود میں آیا تھا۔یہاں دین اسلام پر طعن وتشنیع کی ہرگز اجازت نہیں دی جاسکتی۔اقصیٰ چوک سے جلوس پوری شان وشوکت کے ساتھ نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، ختم نبوت زندہ باد، شہداء ختم نبوت زندہ باد جیسے فلک شگاف نعرے لگاتا ہوا ایوانِ محمود کی جانب روانہ ہوا۔نعروں اور جھنڈوں نے ایک تاریخی سماں پیدا کر رکھا تھا۔ربوہ کی مارکیٹیں اور بازار بند ہوگئے تھے۔مکان اور عمارتوں کی کھڑکیوں سے قادیانی مردوزن جلوس کا ''نظارہ'' کر رہے تھے۔''ایوانِ محمود'' کے سامنے عبداللطیف خالد چیمہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے بزرگوں نے یہ کام ہندوستان میں ''قادیان'' سے شروع کیا تھا۔۱۹۷۶ء میں ہم نے ربوہ میں ڈیرہ لگایا۔قادیان سے لے کر ربوہ تک ہم نے قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی جنگ لڑی اور ہم تشدد پسند نہیں بلکہ حریت پسند ہیں۔انھوں نے کہا کہ ہم آج بھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قانون نافذ کرنے والے سرکاری اداروں کے در پر دستک دیتے ہیں کہ وہ صورتحال کا ٹھنڈے دل سے جائزہ لیں اور چناب نگر میں قادیانیوں کی اسلام اور وطن دشمن اشتعال انگیز کارروائیوں کا سدباب کریں۔ قادیانی ۱۹۷۴ء کے آئینی فیصلے اور ۱۹۸۴ء کے قانون امتناعِ قادیانیت سے مکمل انحراف کر رہے ہیں۔ قادیانیوں کی سرگرمیاں ریاست سے بغاوت پر مبنی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ میں متعلقہ سرکاری اداروں سے پوچھتا ہوں کہ قادیانی عبادت گاہوں کی شکل مسجد سے مطابق کس قانون کے تحت ہے۔ قادیانی کلمہ طیبہ اور اسلامی علامات کیوں کر استعمال کر رہے ہیں۔ قادیانی فوج اور سول کے متعدد کلیدی عہدوں پر کس طرح اور کیوں مسلط ہیں۔ انھوں نے کہا کہ بھٹو مرحوم نے کہا تھا کہ قادیانی پاکستان میں وہ حیثیت حاصل کرنا چاہتے ہیں جو یہودیوں کو امریکہ میں حاصل ہے۔ تحریک تحفظ ختم نبوت کے ممتاز رہنما اور مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر مرکزیہ سید عطاء المہیمن بخاری نے اختتامی خطاب میں کہا کہ جنت والے اور جہنم والے برابر نہیں ہو سکتے۔ انھوں نے کہا کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصبِ رسالت و ختم نبوت کے چوکیدار اور پہرے دار ہیں اور اکابر احرار کی وراثت کے امین ہیں۔ انھوں نے کہا کہ رائل فیملی نے اپنے مفادات کے لیے لوگوں کو گمراہ کیا۔ دجل و تلبیس کا دوسرا نام قادیانیت ہے۔ انھوں نے کہا کہ قرآن وسنت کے مطابق مسیح علیہ السلام کی آمد پر حضرت مہدی اُن کا استقبال کریں گے۔ انھوں نے کہا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رد کرنے والے دنیا و آخرت میں ذلیل ورسوا ہوں گے۔ انھوں نے کہا کہ ملکی و بین الاقوامی بعض طاقتیں قادیانیوں کو پاکستان میں سیاسی کردار دلوانا چاہتی ہیں۔ جب تک شہداء ختم نبوت کے وارث زندہ ہیں‘ ایسا نہیں ہوسکتا۔ انھوں نے کہا کہ جب تک قادیانی اپنی متعینہ اسلامی و آئینی حیثیت کے دائرے کو عملاً تسلیم نہیں کرتے۔ اس وقت تک ان کے محاذ آرائی کی موجودہ کیفیت میں کوئی کمی نہیں آسکتی اور اس کا انحصار قادیانیوں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں پر ہے۔ علاوہ ازیں کانفرنس کے دوران قبل دوپہر کانفرنس کے پنڈال میں شُبانِ احرار اسلام، تحریک طلباء اسلام اور ختم نبوت سٹوڈنٹس جوائنٹ ایکشن کمیٹی کے زیر اہتمام نوجوانانِ احرار کا ملک گیر کنونشن پروفیسر خالد شبیر احمد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں لاہور سے محمد شاہد، محمد عبیدالرحمٰن، احمد شفیق، میاں محمد سفیان، ملتان سے عطاء المنان، سید عطاء المحسن، محمد عمران، مظفر خان، چیچہ وطنی سے حافظ محمد معاویہ، محمد عمیر قمر، محمد قاسم چیمہ اور دیگر طالب علم رہنماؤں نے شرکت وخطاب کیا۔ طالب علم رہنماؤں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ اپنی تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ مثبت غیر نصابی سرگرمیاں بھی جاری رکھیں گے اور ختم نبوت لائبریریاں قائم کریں گے۔ اسلامی تعلیمات اور تحفظ ختم نبوت کے لیے مؤثر کردار ادا کریں گے۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی قراردادیں

چناب نگر (یکم اپریل) مجلس احرار اسلام پاکستان کے زیر اہتمام دو روزہ سالانہ ”ختم نبوت کانفرنس“ (چناب نگر) کے اختتام پر متعدد قراردادیں منظور کی گئیں۔ جن میں کئی مطالبات بھی شامل ہیں۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ نے صحافیوں کو بتایا کہ کانفرنس میں درج ذیل قراردادیں منظور کی گئیں ہیں:

☆ حمود الرحمٰن کمیشن رپورٹ کو منظر عام پر لایا جائے۔ تاکہ سقوطِ ڈھاکہ میں قادیانی پوپ پال مرزا ناصر احمد اور قادیانی جرنیلوں کے شرمناک کردار کی نقاب کشائی ہو سکے۔

☆ یہ اجتماع عالم اسلام کے خلاف امریکی استعمار کی بڑھتی ہوئی معاندانہ کارروائیوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور پاکستانی حکام سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عالم اسلام کے اتحاد اور امت مسلمہ کو استعماری طاقتوں کے نرغے سے بحفاظت نکالنے کے لیے اپنا کردار ادا کرے۔ اور حکومتِ پاکستان کو تسلیم کرانے کی امریکی پالیسی پر عمل پیرا رہنے کی مستقل روش کو ترک کر کے عالم اسلام کی آزادانہ اور خودمختارانہ حیثیت کو بحال کرانے میں اپنا قائدانہ کردار ادا کرے۔

☆ اجتماع نے عراق، افغانستان اور کشمیر کے مسلمانوں سے یکجہتی کا اظہار کیا اور انھیں اپنی اخلاقی مدد، انسانی ہمدردی اور مذہبی تعاون کا بھرپور یقین دلاتے ہوئے بیک آواز مطالبہ کیا کہ عالمی قوتیں ان خطوں کے انسانوں کو محض مسلمان ہونے کے جرم میں قتل وغارت گری کا نشانہ بنانے سے گریز کریں اور دوسری اقوام کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرنے کا طعنہ دینے کی بجائے مسلمانوں سے اپنے ظالمانہ اور وحشیانہ طرزِ سلوک کے رسوا رکھے جانے پر اپنے گریبانوں میں جھانکیں اور مسلم کش پالیسیوں کے بجائے حقائق کا ادراک کرتے ہوئے ان علاقوں کے مسلمانوں کو اپنی مرضی سے جینے کا حق دیا جائے۔ وگرنہ بصورتِ دیگر مسلمانوں کی جاری مزاحمت امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو سابق سوویت یونین کے عبرتناک انجام سے دوچار کرنے کا باعث بنے گی۔

☆ قادیانیوں کو کلمہ طیبہ، اسلامی علامات اور شعائر اسلامی استعمال کرنے سے قانوناً روکا جائے۔

☆ قادیانی رسائل وجرائد پر پابندی اور پریس سر بمہر کر دیئے جائیں۔

☆ اہم کلیدی عہدوں پر مسلط قادیانیوں کو ہٹایا جائے۔

☆ ملک میں امتناعِ قادیانیت ایکٹ پر سختی سے عمل درآمد کرایا جائے۔

☆ پولیس چوکی چناب نگر کی عمارت فوراً تعمیر کی جائے۔

☆ چنیوٹ کو ضلع بنایا جائے۔

☆ مسجد سے مشابہہ قادیانی عبادت گاہوں کو مسمار کیا جائے۔

☆ دہشت گردی پر قابو پانے کے لیے قادیانی جماعت اور اس کی ذیلی تنظیموں کو خلافِ قانون قرار دیا جائے۔

☆ ردّ قادیانیت پر شائع ہونے والی کتب پر پابندی ختم کی جائے۔

☆ مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

☆ دکھی انسانیت کی حقیقی خدمت کرنے والے فلاحی اور رفاہی ادارے الرشید اور الاختر ٹرسٹ پر اقوام متحدہ کی قرارداد کی روشنی میں عائد کی گئی پابندی ختم کی جائے۔

☆ بڑھتی ہوئی مہنگائی پر قابو پا کر ذخیرہ اندوزوں اور عوام کا خون چوسنے والے افراد اور اداروں کا احتساب کیا جائے۔

☆ جشن بہاراں کے نام پر ملک میں بڑھتی ہوئی فحاشی وعریانی کو بند کیا جائے۔

☆ ایجنسیوں کے ذریعے اغوا کیے گئے افراد کو بازیاب کرایا جائے۔

☆ محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو رہا کیا جائے اور اُن کی کردار کشی بند کی جائے اور ایٹمی راز فاش کرنے والوں کا محاسبہ کیا جائے۔

☆ جسٹس افتخار محمد چودھری کی نظر بندی ختم کر کے ان کا کیس ان کے مطالبے کے مطابق کھلی عدالت میں چلایا جائے تاکہ عدلیہ کا وقار برقرار رہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

☆ عدلیہ کی آزادی اور انصاف کی بحالی کے لیے پاکستان بھر کے وکلاء کو تاریخ ساز جدوجہد پر سلام پیش کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ آئین کی بالادستی قائم کی جائے۔

☆ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو عملی شکل دی جائے۔

☆ ملک میں روز افزوں لاقانونیت، بدامنی، دہشت گردی پر قابو پا کر وطن دشمن عناصر کی سرکوبی کی جائے۔

☆ امریکی مفادات کی خاطر ملک کی سلامتی داؤ پر نہ لگائی جائے۔

☆ نصاب میں عقیدۂ ختم نبوت اور شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ابواب بھی شامل کیے جائیں اور اسلامی ابواب کے اخراج کا فیصلہ واپس لیا جائے۔

☆ کانفرنس میں ٹی وی چینلز کو مانیٹر کرنے والے ادارے ''پیمرا'' سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ وہ M.T.A (قادیانی ٹی وی چینل) کی نشریات کو بند کرائے۔

☆ کانفرنس میں چناب نگر کے اردگرد کئی گنا زیادہ بھاؤ کے ساتھ قادیانی جماعت اور اس کی متعدد ذیلی تنظیموں کے لیے وسیع زمینیں خریدنے پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور مستقبل کے حوالے سے اسے انتہائی خطرناک قرار دیا گیا اور کہا گیا کہ یہ اسرائیل کی طرز پر مہنگے داموں رقبے خرید کر مرزائی کوئی خطرناک کھیل کھیلنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا اعلیٰ سطح پر اس کا نوٹس لیا جائے۔

☆☆☆

رحیم یار خان: مجلس احرار اسلام رحیم یار خان کے رہنما حافظ عبدالرحیم نیاز چوہان نے کہا ہے کہ قادیانی جہاد اور ختم نبوت کے منکر اور توہین ناموسِ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مجرم ہیں۔ مجلس احرار اسلام قادیانیوں کے خلاف اپنی جدوجہد کو آخری دم تک جاری رکھے گی۔ وہ مسجد ختم نبوت رحیم یار خان میں شہداء ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی یاد میں مجلس احرار اسلام رحیم یار خان کی طرف سے ہونے والے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا کہ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ اگر قادیانیوں کا تعاقب نہ کرتے تو آج قادیانی پاکستان کے اندر مسلمانوں کو جینے کا حق بھی نہ دیتے۔ انھوں نے کہا کہ شہدائے ختم نبوت پر جن لوگوں نے گولیاں چلائی تھیں آج ان لوگوں کا نام ونشاں بھی نہیں ہے اور اس کے برعکس شہداء ختم نبوت کا آج تک نام زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گا۔ انھوں نے کہا کہ اس وقت کی مسلم لیگی حکومت کا دامن ۱۹۵۳ء کے شہدائے ختم نبوت کے خونِ بے گناہی سے داغدار ہے۔ دس ہزار ختم نبوت کے پروانوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ اس فرض کی ادائیگی کے لیے ہم اپنی جانیں بھی قربان کر دیں گے۔ جب تک احرار کارکن زندہ ہیں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، جانشین امیر شریعت مولانا سید ابوذر بخاری، محسن احرار سید عطاء المحسن بخاریؒ کا مشن زندہ رہے گا۔ اس اجتماع میں مولانا فقیر اللہ رحمانی ناظم نشریات مجلس احرار اسلام ضلع رحیم یار خان سمیت دیگر احرار کارکن بھی موجود تھے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس بہاول پور:

۲۸ / مارچ کو بعد نمازِ عشاء جامع مسجد مدنی بیرون شکار پوری گیٹ بہاول پور میں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا عبدالعزیز وارا کین مجلس احرار اسلام بہاول پور کی دعوت پر کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ کانفرنس سے سید محمد کفیل بخاری نے ڈیڑھ گھنٹہ تفصیلی خطاب کیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تحفظ ختم نبوت کانفرنس جھنگ:

۴/اپریل ۲۰۰۷ء بعد نمازِ عشاء جامع مسجد قطب الدین جھنگ صدر میں مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں سید محمد کفیل بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ، مولانا محمد مغیرہ، قاری محمد یوسف احرار، مولانا عبدالغفار رنکیانہ سیال، قاری محمد اصغر عثمانی اور دیگر حضرات نے خطاب کیا۔ مقررین نے مسئلہ ختم نبوت، امتِ مسلمہ کے خلاف قادیانی سازشوں اور موجودہ حالات میں دینی جماعتوں کی ذمہ داریوں کے عنوانات پر خطاب کیا۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس میلسی:

۱۱/اپریل ۲۰۰۷ء مسجد مائی والی میلسی شہر میں بعد نمازِ عشاء سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں قائدِ احرار ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ نے خطاب فرمایا۔ اور مولانا قاری محمد رمضان صاحب نے کانفرنس کی غرض و غایت بیان کی۔ حافظ محمد اکرم احرار نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ حضرت پیر جی مدظلہ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں ''عقیدۂ ختم نبوت اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں'' کے عنوان پر نہایت تفصیلی خطاب فرمایا۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس کرم پور:

۱۱/اپریل بعد نمازِ ظہر مدرسہ ختم نبوت کرم پور تحصیل میلسی میں مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں سید محمد کفیل بخاری اور دیگر علماء نے خطاب کیا۔ مدرسہ کے منتظم قاری عبدالعزیز نے تلاوت کی۔ کانفرنس میں علاقہ بھر سے کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس میراں پور:

۱۱/اپریل بعد نمازِ ظہر مدرسہ معمورہ میراں پور تحصیل میلسی میں مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مدرسہ معمورہ دار بنی ہاشم ملتان کے درجہ کتب کے استاد مولانا حافظ محمد اکمل نے خطاب کیا۔ جب کہ حافظ محمد اکرم احرار نے ہدیہ نعت و نظم پیش کیا۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس ناگڑیاں:

۱۴/اپریل کو مدرسہ محمودیہ معمورہ ناگڑیاں ضلع گجرات میں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس جناب سید یونس الحسنی دامت برکاتہم کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ واضح رہے کہ یہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کا آبائی گاؤں ہے۔ آپ کے والد ماجد حضرت حافظ سید ضیاء الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مزار بھی اسی گاؤں میں ہے۔ مدرسہ محمودیہ کے استاد اور مجلس احرار اسلام گجرات کے امیر حافظ محمد ضیاء اللہ صاحب کی دعوت پر علاقہ بھر کے علماء کرام، مجلس احرار اسلام کے کارکن اور عوام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ آخری خطاب مجلس احرار اسلام کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل سید محمد کفیل بخاری نے کیا جو رات گئے تک اختتام پذیر ہوا۔ کانفرنس سے قاری محمد اصغر عثمانی (جھنگ)، قاری محمد یوسف احرار (لاہور)، میاں محمد اویس (لاہور)، مولانا محمد عارف (گوجرانوالہ)، مولانا محمد الیاس، مولانا عنایت اللہ (گجرات)، مولانا محمد عابد (ناگڑیاں) اور دیگر حضرات نے خطاب کیا۔

© rasailojaraid.com